اداریہ

اسلامی نقطہ نظر سے انسان اور اس کائنات کی خلقت عبث نہیں ہے بلکہ اس خلقت کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔ کائنات کو حق کی بنیاد پر خلق کیا گیا ہے جس سے اس کا با مقصد ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کاروان ہستی ایک خاص مقصد و غایت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ آسمان و زمین کے درمیان موجود ہر شئے اللہ تعالی کی طرف رواں دواں ہے۔

جب انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد وہ فنا نہیں ہوگا بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہو جائے گا تو اس کی زندگی میں احساس ذمہ داری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور اس کے اندر جینے کا سلیقہ آجاتا ہے اور عالم خلقت سے ہماہنگ ہوتے ہوئے زندگی کے اہداف و مقاصد کا تعین کرتا ہے۔ دین اسلام انسان کی دنیاوی زندگی کے مختلف شعبوں کے لئے کچھ احکام و قوانین کو پیش کرکے اسے ہمیشہ باقی رہنے والی کامیابی کے لئے تیار کرتا ہے۔ اسلام ایک سماجی دین ہے اور کبھی بھی انسان کو رہبانیت اور معاشرہ سے الگ رہنے کی ترغیب نہیں دیتا۔ اسلام کا یہ ماننا ہے کہ انسان اس دنیا میں جو بھی بوئے گا وہی کاٹے گا۔ دین پر یقین رکھنے سے انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ذاتی منافع سے ہٹ کر معاشرہ اور دوسرے لوگوں کے بارے میں سوچتا ہے اور انفاق و ایثار اور ظلم ستیزی کو اپنا وطیرہ بناتا ہے۔

فصلنامہ راہ اسلام کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اسلامی افکار و آراء پر مشتمل اسلامی معارف اور دینی تعلیمات کو بہتر سے بہتر انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کرے تاکہ اسلامی اقدار و نظریات کے سایہ میں ہم سب مل کر ایک باوقار زندگی اور اچھے معاشرہ کی تعمیر کر سکیں۔

پہلے مقالہ میں ان عوامل و اسباب کو بیان کیا گیا ہے جن کو اپنانے سے انسان اپنی روزمرہ کی زندگی کو اسلامی طرز زندگی کے سانچے میں ڈھال سکتا ہے۔

ائمہ اطہار کی حیات طیبہ ہر دور کے انسانوں کے لئے ایک اسوہ حسنہ کے عنوان سے چراغ راہ ہے۔
اگلے مقالہ میں امام حسن عسکری(ع) کی انفرادی اور اجتماعی سیرت پر روشنی ڈالی گئ ہے۔

تیسرے مقالہ میں انسانی کرامت اور شناخت کے سلسلہ میں ملا صدرا کے آراء و نظریات کو پیش کیا گیا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء ہندوستان کی روحانی، تہذیبی اور اسلامی تاریخ میں ایک نمایاں اور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔وہ اس سرزمین میں چشتیہ سلسلے کے چوتھے بڑے بزرگ اور اسی سلسلہ کی ایک شاخ "چشتیہ نظامیہ" کے بانی بھی ہیں۔اگلے مقالہ میں ہم نے شیخ نظام الدین اولیا کی فقہی بصیرت پر روشنی ڈالی ہے۔

پانچویں مقالہ میں مولانا جلال الدین رومی کے عرفان و تصوف پر گفتگو ہوئی ہے۔

اگلے مقالہ میں ہندوستان اور خاص کر اودھ کے علاقے میں علمائے خاندان اجتہاد کی دینی بیداری کی کوششوں کو بیان کیا گیا ہے۔

سید الشہدا حضرت امام حسین (ع) کی شہادت کا دین اسلام کی حقانیت کے اثبات اور جاودانگی میں بہت اہم کردار رہا ہے۔اس شہادت کی یاد کو زندہ رکھنا بھی اہم ہے اور مختلف زبانوں کے شعرا اور دانشوروں نے اپنی تخلیقات میں اس کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ میر انیس کا شمار بھی اردو زبان کے صف اول کے مرثیہ نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے امام حسین (ع) کی شہادت کو اپنے اشعار کے ذریعہ زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔

اگلے دو مقالوں میں سب سے پہلے میر انیس کے مراثی کی زبان، طرزِ ادا اور حقیقت نگاری کو بیان کیا گیا ہے اور پھر جدید مرثیہ کی خصوصیات کو پیش کیا گیا ہے۔

گذشتہ شماروں کی طرح اس شمارہ میں بھی ہم نے مختلف دانشوروں کے رشحات قلم کو شامل کیا ہے۔امید ہے کہ اس فصلنامہ کے مندرجات کا مطالعہ اور ان پر عمل، صالح اور دیندار معاشرہ کی تشکیل میں معاون ثابت ہوگا۔

ادارہ